سوال نمبر 1

سیرت طیبہ کی روشنی میں اسوہ
سپہ سالار کی خوبیاں تحریر کریں؟

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ۝
آپ ﷺ احسانوں کے لیے رحمت
بنا کے بھیجے گئے

خلاصہ

آپ ﷺ دنیا کے سب سے بڑے جرنیل
تھے۔ آپ ﷺ کی قوت الارادی اعلیٰ دلیلوں سے ممتاز
شجاعت آپ ﷺ کو باقی تمام جرنیلوں سے فائق
کرتی ہے آپ ﷺ کے غزوات کی سب سے اہم
بات یہ تھی کہ آپ ﷺ نے 42 جنگوں میں حصہ
لیا۔ جس میں 1018 افراد قتل ہوئے جس

میں مسلمانوں کی تعداد 99 تھی جبکہ حلیف جنگوں کو دیکھا جائے تو ہیروشیما اور ناگاساکی پر حملے کے نتیجے میں منٹوں میں لاکھوں لوگ لقمہ اجل بنے. آج بھی جاپان میں بچے تخلیقی نقص سے پیدا ہوتے ہیں. جنگ عظیم اول اور دوم میں کروڑوں لوگ جاں بحق ہوئے. حالیہ دنوں میں فلسطین اور اسرائیل کی جنگ کے نتیجے میں معصوم بچوں اور عورتوں کا قتل عام ہوا. حالانکہ رسول ﷺ کی جنگی پالیسیوں میں عورتوں بچوں اور بزرگوں کی جان کی حفاظت تھی. آج بھی اس امر کی ضرورت ہے کہ رسول ﷺ کے اسوہ کو نہ صرف مسلمان بلکہ غیر مسلمان بھی پڑھیں اور اسے سامنے رکھتے ہوئے پالیسی بنائیں

2- رسول ﷺ کی جنگی حکمت عملی

آپ ﷺ کی ذاتی صلاحیتوں کا

عسکری کوئی بھی نہیں. آپ ﷺ دشمن کے ہر قدم پر نظر رکھتے اور جب کسی حرکت کی خبر ملتی. چھوٹے چھوٹے دستے بھجوا دیتے ہیں. اس کا فائدہ یہ ہوا کہ جنگی تربیت اور جغرافیائی واقفیت حدود کے ساتھ بڑھتی. موسمی اثرات سے لڑنے کی قوت پیدا ہوتی تک مدینہ کی حدود کا تعین ہوتا رہتا اسی طرح مسلمانوں نے اسلامی حدود میں اضافہ کیا. دوسرے مقابل سے

ساتھ تعلق میں اضافہ ہوتا۔ اور سب سے مقابلہ
فضائل سے لکھے جائے۔

3- عبدالرؤف مصنف سپہ سالار آرٹیکل
کی سپہ سالاری کے متعلق لکھتے
ہیں۔ اگر آپ ﷺ کی زندگی کا مطالعہ کیا جائے
تو ایسے کئی پہلو سامنے آتے ہیں کہ آپ ﷺ نے جنگی
قوت، آزادی، شجاعت اور جنگی حکمت عملی
سے جنگ جیتی۔ آج اسلام میں پہلا احکام و وسائل
ہونے کے باوجود جب ہم نے [illegible]
قوت ایمانی کو چھوڑا تو شکست سے دوچار
ہوئے میدان جنگ۔ آج بھی اس امر
کی ضرورت ہے رسول ﷺ کا اسوہ پر عمل کیا جائے

وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا
اور اگر دشمن صلح کرے تو اس سے
صلح کرو۔

4- صلح کرنے کی تاکید اور انکار
جنگ حضور ﷺ کا اہم اصول میں شامل تھا

آپ ﷺ نے ہمیشہ صلح میں پہل کی اور ایسے
راستے اختیار کیے جو صلح کی طرف جاتے ہیں
صلح حدیبیہ کے موقع پر صلح بظاہر مسلمانوں
کے خلاف نظر آتی تھی مگر اس سے لئی

جانوں کے ضیاع سے محفوظ کیا

"اگر دشمن صلح کی طرف راغب ہو تو آپ بھی ان سے صلح کر لیں۔ اور اگر وہ دھوکے کی تدبیر کریں گے تو خدا سب جانتا اور دیکھنے والا ہے جس نے تمہاری مدد کی مومن سے ذریعے اور اسی کی تائید سے" (القرآن)

5- غیر اہل قتال کے لیے رسول ﷺ کی حکمت عملی

غیر اہل قتال وہ لوگ جو اللہ جنگ میں شریک نہ ہو۔ مثلاً عورتیں، بچے، بوڑھے، مجنون، خانقاہ نشین ان کے قتل کی ممانعت ہے۔ میدان جنگ میں آپ ﷺ نے عورت کی لاش دیکھی۔ اور ناراضگی کا اظہار فرمایا کہ یہ تو لڑنے والوں میں شامل نہ تھی۔ پھر خالد بن ولید کو کہلوا بھیجا کہ عورتوں اور بچوں کو قتل نہ کرے۔ آپ ﷺ نے عبادت گاہوں کے تباہ کرنے کی ممانعت کی۔ فصلوں اور باغوں کو تباہ کرنے سے منع کیا۔ مال و دولت کی لوٹ کھسوٹ سے منع کیا۔ اور کہا اگر وہ لوگ زکوۃ دینے سے تو ان کے مال کا اولاد توقف لے لینا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا ان کا مال زکوۃ امراء سے لے کر ان کے غرباء میں تقسیم کر دیا

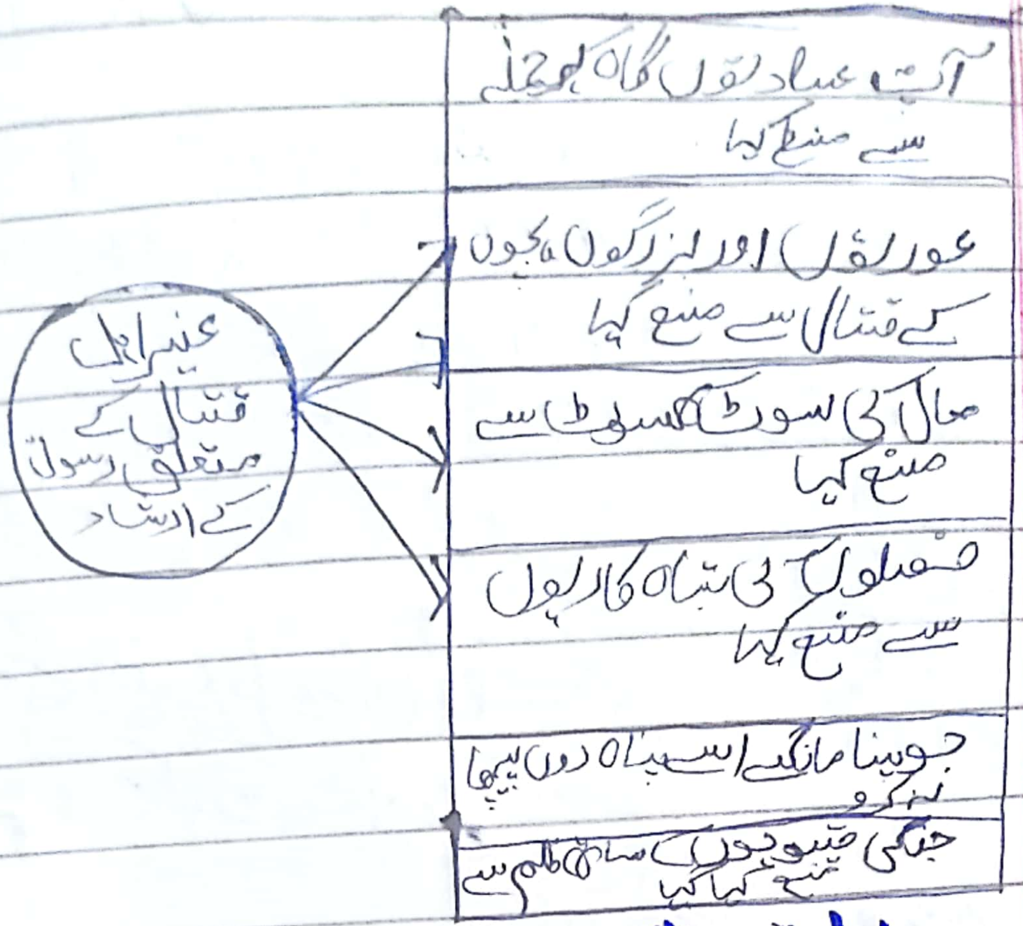

۲- اہلِ قتال کے متعلق آپؐ کے احکامات

اہل قتال جن کا قتل جائز ہے لیکن اس کے لیے بھی حدود کا تعین کیا گیا ہے جس کی پابندی لازمی ہے

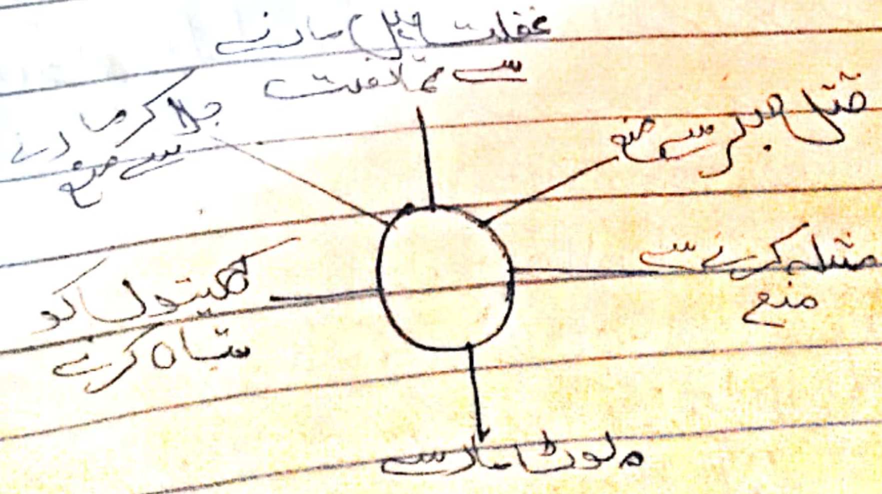

1. غفلت میں حملہ کرنے کی ممانعت

رسول ﷺ سے قبل عرب میں رات کے وقت بے خبر لوگوں پر حملہ کیا جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے اس چیز سے منع فرمایا۔ اور کہا کہ غفلت میں حملہ نہ کیا جائے اس سے مطابق حضرت انس بن مالک سے روایت ہے

"اگر مسلم فوج رات کو دشمن تک پہنچتی تو آپ صبح ہونے کا انتظار کرتے غفلت میں حملہ نہ کرتے" (روایت انس بن مالک)

2. جلا کر مارنے سے ممانعت کی گئی۔

عرب کے لوگ جنگی اسیروں کو جلا کر مار دیتے تھے۔ آپ ﷺ نے جلا کر مارنے کی ممانعت کی۔ اور ظلم و ستم سے بھی منع کیا اس دور میں لونڈی اور غلام عام تھے لیکن آپ ﷺ نے حسن سلوک کا حکم دیا۔

"آگ بنانے والے رب کے سوا کسی کو آگ کی سزا کی اجازت نہیں" (المعجم القرآن)

3. قتل صبر سے منع کیا گیا۔

قتل الصبر سے مراد باندھ کر مارنا ہے۔ پہلے جب جنگ میں قیدی ہوتے ان کو باندھ کر

قتل کر دیا جاتا آپ نے اس طرح مارنے سے منع کیا
خالد بن ولید کے پاس چار قیدی لائے گئے آپ
نے انہوں کو باندھ کر قتل کرنا کا حکم دیا جب
ابو ایوب انصاری کو پتا چلا تو انہوں نے
کہ رسول ﷺ نے باندھ کر قتل کرنے سے منع کیا
خدا کی قسم کہ مرغی کا بچہ بھی ہوتا تو میں
اسے بھی قتل نہ کرتا جس پر خالد بن ولید نے
اسے رہا کر دیا (یعنی کفارہ ادا)

4- لوٹ کے مال کی ممانعت

ایک دفعہ صحابہ کرام نے لوٹ کی
بکریوں کا گوشت پکا کر کھانا چاہا تو آپ ﷺ
کو جب خبر ہوئی آپ ﷺ نے آکر دیگچی الٹا دی
اور کہا کہ یہ لوٹ کا گوشت کا مال مردار
سے بہتر نہیں

5- مثلہ / لاش کو کاٹنے سے منع کیا گیا۔

آپ ﷺ نے لاش کا مثلہ کرنے سے
منع کیا اور لاش کے ٹکڑے کرنے چہرہ
خراب کرنے کی ممانعت ہے جب صحابہ کرام
جنگ پر جاتے تو آپ ﷺ انہیں ہدایت دیتے کہ مال
میں لوٹ کھسوٹ نہ کرنا نہ کھیتوں اور فصلوں
کو تباہ کرنا اور مثلہ نہ کرنا

5) کھیتوں اور فصلوں کو تباہی سے منع کرنا۔

عرب کے لوگ دوران جنگ فصلوں میں داخل ہو جاتے ہیں اور انہیں خراب کر دیتے آپ ﷺ نے اس سے بھی منع فرمایا کہ فصلیں اور کھیت خراب نہ کیے جائے بلکہ ان کی حفاظت کی جائے۔

"اور جب وہ حکمران بنتا ہے تو زمین میں لوٹ مار کرتا ہے فساد پھیلاتا ہے اور اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا"

7 رسول ﷺ کی جنگی حکمت عملی سطو رسے

(H) آپ ﷺ کی حکمت عملی سے تو کوئی بھی شخص منکر نہیں۔

میں نے کئی سال عرب میں رہنے والے محمد ﷺ کی ذات کا مطالعہ کیا اس نے پندرہ سالوں میں وہ کر دکھایا جو موسیٰ اور عیسیٰ پندرہ سو سالوں میں نہ کر سکے (نپولین)

8- سپہ سالار کی خصوصیات

(1) جنگی حکمت عملی ہونی چاہئے

(2) زیادہ سے زیادہ شجاعت کرنا

(3) دور اندیشی

(4) جنگی مہارت

(5) فوج اور افسروں کے باہمی ہم دردی

(6) فوج کی نفسیات سے واقف

(7) ہر حال میں حواس برقرار رکھے

(8) جسمانی اعتبار سے مضبوط

(9) صحیح فیصلہ کرنے کی اہلیت رکھتا ہوں

(10) دشمن کی ناکہ بندی

9- رسالت مآب ﷺ کی جنگی مہارت

رسالت مآب ﷺ کی جنگی مہارتیں درج ذیل ہیں

9.1 محاذ پر دشمنوں کی ناکہ بندی کرنا

رسول ﷺ نے جس طرح سے سپہ سالار کی خاکہ بندی کی اس کی مثال نہیں ملتی۔ آپ ﷺ نے خاکہ بندی رات کو بھی کی تھی۔ آپ ﷺ نے جس طرح سپاہیوں کو کھڑا کیا یہ مکمل طریقہ اختیار کیا تھا وہ عرب نے اس سے پہلے اختیار نہ کیا تھا اور اس کے آس پاس کے ممالک کے قبیلوں نے بھی رومیوں اور ساسانیوں نے بھی مکمل طور پر اختیار نہیں کیا تھا

9.1 حکمت عملی بطور سپہ سالار

آپ ﷺ نے جب پہلی اسلامی ریاست بنائی اسے شدید خطرات کا سامنا تھا۔ آپ ﷺ نے آس پاس کے قبیلوں سے معاہدات کیے خاص طور پر ان قبیلوں کے ساتھ جن کے ساتھ عرب کی تجارت تھی آپ ﷺ نے چھوٹے چھوٹے دستے بنا کر شام کی طرف روانہ کر دیے پہرہ دو تھا۔ جب عرب کے ساتھ جنگ باقاعدہ شروع نہیں ہوئی تھی تو اعصابی جنگ کا دور تھا۔ اس کا مقصد نہ صرف عرب کے تجارتی قافلوں بلکہ ان کے گھروں میں بھی دباؤ ڈالنا تھا جنگ بدر سے پہلے مسلمانوں کے قافلے شام میں ناکہ بندی کر چکے تھے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کی شام کے راستے تجارت بند ہو گئی جب کفار نے مکہ کے راستے تجارت شروع کی مسلمانوں کا پہلے سے ہی خیال تھا۔ کافر غصے میں سارا سرمایہ خندق تک جھونک گئے اور مفلسی کا شکار ہو گئے

9.3 جنگی دور اندیشی بطور سپہ سالار

آپ ﷺ کی دور اندیشی بطور سپہ سالار کا اندازہ اسی سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ ﷺ نے جیسے جنگ احد کے موقع پر تیر اندازوں کو کھڑا کیا اور جب فتح مکہ کے موقع پر لشکر روانہ کیا تو کہا ابو سفیان کو تنگ پہاڑوں کے درمیان میں کھڑا کر دو تاکہ وہ سارے لشکر کو گزرتا ہوا دیکھ لے

9.3 دشمن کی خبر گیری کرنا

(1) جنگی جاسوس (2) عقل مند لوگوں سے مشورہ

(3) تضاد خود گشت کرنا

(4) جنگی دستوں سے معلومات طلب کرنا

9۔ مستقل عزائم بطور سپہ سالار

عرب میں رسول ﷺ سے قبل کوئی شخص نہیں تھا۔ جو اپنے اعمال کا ذمہ لے لیکن رسول ﷺ نے وحی کے آغاز سے اختتام تک یہ ذمہ لیا۔ آپ ﷺ نے جو حکم صحابہ کرام کو دیا۔ اس کا ذمہ لیتے جیسا کہ عبداللہ بن جحش سے قتل ہوا آپ ﷺ سے اس کی بھی ذمہ داری قبول کی

10۔ سپہ سالار اپنے حواس برقرار رکھنا

آپ ﷺ ہر حال میں اپنے حواس برقرار رکھتے جب احد میں مسلمان چاروں طرف سے کفار کے گھیرے میں آ گئے تو آپ ﷺ نے امت مسلمہ کو سلامتی سے ساحل تک کیا۔ اسی طرح جنگ بدر میں جب یہود نے دھوکا دیا تو آپ ﷺ نے حواس نہیں کھوئے بلکہ ہمت سے کام لیا

11۔ تلوار سے اشاعت اسلام کو ممنوع قرار

لا اکراہ فی الدین

دین میں کوئی جبر نہیں

اس بات کا اندازہ اسی طرح لگایا جا سکتا ہے کہ مسلمان تعداد میں بھی کثیر تھے اور ہتھیار بھی کم تھے۔ تو کمزور ہتھیار لے کر مقابلہ نہیں جاتا ہے۔ بلکہ قوت سے جنگ جیتی جا سکتی ہے۔ اور مسلمانوں نے بھی رسول ﷺ کی قیادت قوت ارادی سے جنگیں جیتیں

10- رسول ﷺ کے غزوات میں شرکت

آپ ﷺ نے 27 جنگیں لڑی جس میں 1058 افراد شہید ہوئے اس کے برعکس **جان ڈیون** **"اپالوجی آف محمد اینڈ قرآن"** میں لکھتا ہے کہ عیسائیوں کی عیسائیوں کے ہاتھوں میں ان کا چالیس ہزار اموات ہوئی جس میں چالیس ہزار کو زندہ جلایا گیا تھا۔ اور عدالتی احکام کے مطابق کروڑوں عیسائی جنگ میں مارے گئے

11- فوجی افسران کے ساتھ تعلق

آپ ﷺ نے اپنی تمام افسران کی نفسیات سے واقف تھے۔ اور وہی فوج کامیاب ہوتی ہے جس کے افسران کے آپس میں تعلق ہو **گرن ہیٹن** جرمنی کا چیف آف آرمی سٹاف تھا جس کی فوج اس پر جان نثار کرنے کے لیے بھی تیار تھی۔ اسی طرح نپولین اپنے وقت کا بڑا سالار کرنا جس کی اپنی فوج کے ساتھ ہمدردی کا تعلق قائم تھا۔

12- تنقیدی جائزہ

آپ ﷺ کے غزوات کی سب سے اہم خاصیت یہ تھی کہ جانی نقصان سب سے کم ہوا۔ آپ ﷺ نے جنگ کے آداب مقرر کر رکھے تھے جن پر عمل کرنا فرض تھا۔ تلوار ہمیشہ خدا کی راہ میں اٹھائی۔ مگر اس کے برعکس اگر آج کی جنگوں کو دیکھا جائے

CS CamScanner

تو بے گناہ مسلمانوں کا خون بہایا جاتا ہے جیسا
فلسطین میں آپ نے گھروں میں مقیم
لوگوں سے جنگ سے منع کیا اور غزہ میں ریلیف
کیمپوں پر بم سے حملہ کر کے لاکھوں لوگوں
کو جاں بحق کیا۔ جس میں خود غرضی کا عنصر صاف
نظر آتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے رسالت
مآب ﷺ کی تعلیمات کی روشنی میں ان مسائل پر مزید
کی جائے۔ اور ان پر عمل کیا جائے تاکہ دنیا میں
امن قائم ہو

۱۲۔ حاصل بحث

آپ ﷺ ایک عظیم سپہ سالار تھے
جن کے احکامات کی روشنی میں مسلمانوں
نے لاکھوں فتوحات حاصل کی۔ ان کی لڑائی
خدا کی راہ میں تھی نہ کہ اپنے لیے اس برعکس
جب میدان جنگ میں کبر یا ذاتی حاضر ہو
جائے تو اپنے کتنے ہی سرمائے اور جنگی طاقت
کے باوجود مسلمانوں نے جیتے ہوئے میدان
ہاتھوں سے نکل گئے کیونکہ جنگیں مہارت اور
دانشوری سے لڑی جاتی ہیں نا کہ سرمائے سے

ع سبق پڑھ پھر شجاعت کا عدالت کا صداقت کا
لیا جائے گا کام تجھ سے دنیا کی امامت کا